© rasailojaraid.com

کتب خانۂ امیر الملک میں یمنی نوادر

(از جناب ملک ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی۔ لاہور)

(۱)

آنے والا مورخ جب ہمارے زمانہ کی تاریخ پر قلم اٹھائے گا، یہ لکھے گا کہ ہندوستان میں "مولوی محمد صدیق حسن خاں" جامع الصفات تھے۔ دنیوی عروج کے اعتبار سے مملکت بھوپال میں سریر آرائے فرمانروائی ہوئے۔ وجاہت میں سید ہاشمی المطلبی، پروردۂ مہدِ علم، اشہر المشاہیر علمائے فن سے مستفیض اور اپنی علمی شان میں سلطنت علوم کی خسروی پر فائز۔ تفویضِ بادشاہت پر بھی صبح و مسا مشغولِ تعلیم و تعلم رہے، (ممدوح کا سن ارتحال ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء اور آج ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء ہے) کہاں تک تفصیل کو ضبط میں لایا جائے جس گھر میں اسلامی کتابیں ہوں گی امیر الملک کی تالیفات اس میں ضرور نظر آئیں گی۔ آئیے اور اس فہرست میں اسے

معاشراں گرہ از زلف یار باز کنید
شبے خوش است بایں قصہ اش دراز کنید

مگر اس محفل میں "گرہ زلف یار" کا شاید ایک ہی پیچ کھل سکے کہ امیر الملک صدیق حسن خاں کے خزانۃ الکتب میں علمائے یمن کے نوادر کیا کیا تھے؟

مولانا ابو الکلام اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں

"غالباً ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں مولانا شبلی نے ندوۃ العلما کے متعلق ایک عظیم الشان کتبخانہ قائم کرنے کی تحریک کی اور سب سے پہلے اپنا پورا کتب خانہ جو ایک عمدہ ذخیرہ منتخب کتب علوم شرقیہ کا تھا ندوہ کو دے دیا۔

اس کے بعد انہوں نے نواب سید علی حسن خاں کو آمادہ کیا کہ وہ بھی اپنا کتب خانہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ندوہ کے لیئے وقف کردیں، ان کے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانہ کا بڑا حصہ محفوظ تھا اور مطبوعات کے علاوہ بہت سی نادر قلمی کتابیں بھی تھیں۔ مثلاً متاخرین آئمہ حدیث یمن کی تصنیفات جو نواب صاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کی تھیں ازاں جملہ امام شوکانی اور امیر محمد بن اسمٰعیل یمانی رحمۃ اللہ علیہما کی اکثر غیر مطبوعہ کتابیں ہیں۔ کہ ان کا حاصل کرنا اب بہت دشوار ہے۔ امام شوکانی کی تفسیر فتح القدیر[۱] تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔ اس کا ایک نسخہ بھی اسمیں موجود ہے چنانچہ نواب صاحب نے اپنا کتب خانہ بھی بعض شرائط کے ساتھ اس میں شامل کردیا" (اخبار الہلال۔ مولانا ابوالکلام۔ ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء/۱۳۳۲ھ صفحہ ۲۲۳ کالم ۱)

یہ مخطوطات کچھ تو ممدوح اپنے ان سفیروں کے توسط سے جمع فرماتے جو صرف اسی مہم کے لیئے عربی ممالک اور ہندوستان میں تلاش میں مصروف رہتے۔ جن کا تذکرہ ان (سفیروں) کے اسمائے گرامی کے ساتھ آپ نے اپنی (عربی) تالیف "العلم الخفاق من علم الاشتقاق" میں فرمایا ہے۔ بعض کتابیں خود اپنے سفر حج میں خرید کرلائے اور ان کا تذکرہ آپ نے متعدد تصانیف مثلاً "اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء المحدثین" اور "سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند" وغیرہ میں سپرد خامہ فرمایا ہے۔

مسلک | امیر الملک کا مسلک اتباع سنت میں غیر تقلید تھا۔ جس کا اعادہ ان کے خامۂ صدق بیان سے بارہا ہوا[۲] اپنے مسلک کی ترجیح پر امام داؤد ظاہری کے تذکرہ میں "اتحاف النبلا" کے دو صفحے مزین فرمائے ہیں۔ جن میں امام داؤد اور اہل حدیث کے مسلک کا فرق ظاہر فرمایا ہے۔ "دراسات اللبیب" (ملا محمد معین سندھی شاگرد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) کے ایک "دراسہ" سے بھی لفظ "ظاہر" اور مسلک "ظاہریہ" کا امتیاز معلوم ہوتا ہے۔ مگر نواب صاحب اس طریق سے مختلف ہیں اور اپنا مسلک "اہل الظاہر" کے بجائے "اہل الظواہر" ثبت فرماتے ہیں، ازاں جملہ!

---

[۱] اب یہ کتاب مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ وللہ الحمد [۲] دیکھئے القاء المنن (ص ۲۷۔ ۳۲) وغیرہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(واما اصحاب ظواہر پس ایشاں اہل حدیث اند و خیار اہل حدیث و خیار اہل عمل بروئے زمین و خیار سادات ایں امت و فرقۂ ناجیہ انشاء اللہ تعالیٰ! .....

و نام ایشاں "اہل الظواہر" ازاں جہت شد کہ صرف نصوص از ظواہر بتاویل غیر محوج علی الصرف اعتقاد نمے کنند ..... (اتحاف النبلاء لا میر الملک)

اسی مسلک پر علمائے یمن عامل ہیں، اسی یگانگت فی الطریق کی وجہ سے حضرت نواب صاحب سید الامیر محمد بن اسمٰعیل الیمانی (صاحب سبل السلام) کے محب ہیں۔ یہی مزیت قاضی شوکانی کو آپ کے تصور سے علیحدہ نہیں ہونے دیتی، اسی اتحاد مسلک کی بنا پر آپ نے اعلام یمن کے نوادر حاصل کئے، یہی شوق دامنگیر ہوا شیخ حسین بن محسن یمنی م ۱۳۲۷ھ کے پورے خاندان کو حدیدہ سے بھوپال لاکر آباد کرانے کا، اور اسی فخر کا اظہار خامۂ صدیق الحسن ان الفاظ میں فرما رہا ہے۔

اہل یمن کے مناقب

(وقال اللہ تعالیٰ:- یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم (۵، ۵۹)

گویم ابن جریر از شریح بن عبید روایت کردہ کہ چوں ایں کریمہ فرود آمد عمر گفت "انا وقومی یا رسول اللہ؟:- فرمود بل ھذا وقومہ یعنی "ابا موسی الاشعری"

"وعن ابی موسی الاشعری قال تلیت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسوف یاتی اللہ بقوم الآیۃ (۵: ۵۹)

فقال النبی صلعم قومک یا ابا موسیٰ اہل الیمن اخرجہ ابو الشیخ وابن مردویہ والحاکم فی جمعہ لحدیث شعبۃ والبیہقی و ابن عساکر (سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند للنواب)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی طرح چند احادیث مشتمل بر تفسیر مذکور (فلسوف یاتی اللہ بقوم (۵ : ۵۹)
نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

واین احادیث دلیل اند بر آنکہ نزول این کریمہ در بارۂ اہل یمن است و
این آیہ مشتمل بر مناقب اہل یمن است بچند وجوہ۔

اول:۔ اختصاص اہل یمن باین مزیت عظیمہ کہ عبارت از اتیان الٰہی باہل یمن
نزد اندا وغیر ایشان از قبائل عرب است کہ درین جزیرہ ہر اختلاف انواع
وتبائن صفات سکونت دارد، و نیست این مزیت مگر بنا بر مزید شرف
ایشاں وبجہت آنکہ این ہا حزب اللہ اند نزد خروج دیگراں از دین وتمکن
اسلام در قلوب این ہا وعدم تزلزل اقدام این ہا نزد تزلزل اقدام غیر اہل یمن
واصحاب اخبار وارباب تفسیر نقل کردہ اند کہ یازدہ قبیلہ از قبائل عرب مرتد
شدند از اسلام لیکن اہل یمن ہم چناں بر اسلام ثابت ماندہ وتمسک بشعار او کردہ
بمقاتلہ خارج از اسلام پرداختہ۔

دوم:۔ قولہ عزوجل "یحبہم" (۵ : ۵۹) است وبعد این کرامت وتشریف
از جانب خدائے عزوجل خود ہیچ شئی باقی نیست زیرا کہ ہر کہ خدائے تعالیٰ
دوست گرفت وے بسعادتے وشرفے رسید کہ ہیچ سعد وشرف مماثل
ومقارب اونے تواند شد و فائز بفوزے گشت کہ ہیچ فوز معادل او نیست
وتکرم بکرامتے گردید کہ ہیچ کرامت ہادے مساوی نمی شود......"

سوم:۔ لفظ "ویحبونہم" است واین کرامتے جلیلہ ومنقبتے جمیلہ است
چہ محب بودن عبد حقیر برائے رب جلیل غایت قصوائے ایمان ونہایت
قوت عرائے اسلام است کہ فوز بے غم دائم ونجات از عذاب الیم وابستہ
بدامن اوست۔

ولذا اعظم محبت اللہ عزوجل ودلائل صحتش اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
درجمیع اقوال وافعال واقتداء بوے صلی اللہ علیہ وسلم واہتدا بہدی شریف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نبوی است، قال تعالیٰ "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ" وازیں جا ثابت شد کہ محبت خدارا اتباع رسول شرط است وہر کہ تبع رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم است وے محب خدا است وفائز بحب الٰہی! و بایں محبت ذنوب او محو ودرجہ او میان مومنین مرتفع گردد۔"

چہارم :۔ یعنی آیت متذکرۃ الصدر، فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ (۵ : ۵۹) میں جو الفاظ "اذلۃ علی المومنین" ہیں ان کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قولہ تعالیٰ :۔ "اذلۃ علی المومنین" (۵ : ۵۹) زیرا کہ ذلت از برائے اہل ایمان اشرف خصال مومنین واعظم مناقب مسلمین است وآن عبارت از تواضع است وتواضع او حق تعالیٰ مدح کردہ و صاحب اورا برفع درجات نوازش فرمودہ ....."

پنجم :۔ اور آیت محولہ بالا میں "اذلۃ علی المومنین" (۵ : ۵۹) کے بعد جو "اعزۃ علی الکفرین" (۵ : ۵۹) آیا ہے اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

قولہ عزوجل است :۔ "اعزۃ علی الکفرین" (۵ : ۵۹) وایں عزت اثر صلابت در دین وتشدد در قیام باسلام وکراہیت از اعدائے دین وغلظت بر خارجین از دین است۔"

ششم :۔ اور آیت الصدر میں لفظ اعزۃ علی الکافرین (۵ : ۵۹) کے بعد جو یجاھدون فی سبیل اللہ (۵ : ۵۹) فرمایا ہے اس کا بیان؛

قولہ سبحانہ وتعالیٰ است :۔ یجاھدون فی سبیل اللہ (۵ : ۵۹) وجہاد در راہِ خدا رأس واجبات شرعیہ واساس فرائض دینیہ است وقیام عماد دین وارتفاع شان شرع مبین وتوسیع دائرہ اسلام وتقاصر جوانب کفر وہدم ارکانِ شرک منوط بذیل اوست وایں جہاد گاہے بہ سیف وسنان باشد و گاہے بزبان وبیان واہل یمن قدیماً وحدیثاً دریں ہر دو قسم جہاد پیش قدم طوائف مردم اند چہ اہل نجد واصحاب عسیر ہمگنان یمنی اند وجہاد ایشان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باعداء اسلام و مبتدعانِ طغام و مشرکانِ لعام معلوم جمار خواص و عوام است واہل صنعاء و نواح او مثل ابوعریش و مراوعہ و حدیدہ و بیت الفقیہ و امثال آں جملہ از سرزمین یمن اند۔ و تصانیف ایشاں در رد بدعات تقلید و شرک اموات و تصلب در اتباع سنت و ترک التفات بسوئے آراء رجال شاہد عدل بر جہاد لسان و بیان است و مثل آں از مردم دیگر اقطار معلوم نیست۔

ہفتم :- اور اسی آیت کے لفظ۔ یجاھدون فی سبیل اللہ (۵ : ۵۴) کے بعد جو ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم (۵:۵۴) فرمایا تو اس کی وضاحت میں رقم طراز ہیں۔

واین شانِ اخلاص و قیام برائے عز و جل و عدم مبالات بمخالف حق و مباین دین است ...... و چوں او تعالےٰ تنبیہ ایشاں بریں عطیۂ عظیمہ و احسانِ جلیل کرد فرمود۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم (۵:۵۴) و ایں کریمہ تلمیح است باآنکہ او تعالےٰ برائے اہل یمن از فضل و مہربانی خود چیزے فراہم ساختہ کہ بدوں تفضل بر غیر ایشاں نہ کردہ۔ (سلسلۃ العسجد ص ۳۹-۴۱)

اور اس ترجیح میں دو حدیثیں

دال است وارده در فضل ایشاں۔

۱۔ "الفقہ یمان والحکمۃ یمانیۃ"۔

۲۔ وحدیث ابو ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اھل الیمن ارق افئدۃ والین قلوباً الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ (سلسلۃ العسجد ص ۴۱)

یہ حدیثیں اور ان کی شرحیں اہل یمن کے شرف و فضل و تفقہ و حکمت پر اور دلیل ہیں اہل یمن کے ہدایت یاب ہونے پر کہ وہ جملہ علوم دین و حکمت اور تقوےٰ و صلاح سے کس حد تک آراستہ ہیں۔

یمنی علمائے کے مؤلفات میں ابن الوزیر، سید محمد الامیر، شیوخ اہدلیۃ، امام شوکانی اور ان میں سے ہر ایک کے شیوخ و تلامذہ اور سلاسل کے علمی کارناموں پر غور فرمائیے۔ کون انکار کر سکتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ خطہ یمن اس امتیاز سے سربلند ہوا اور کسے یارا ہے جو یہ نہ کہے کہ " سرزمین یمن محدث مجتہد انگیز بودہ آمدہ الی الآن و غالب علمائے آن قطر در ہر عصر عمل بر اجتہاد خود داشتہ اند و اللہ یختص برحمتہ من یشاء " (سلسلۃ العسجد ص ۴۲)

مذکورہ کتاب "سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند" جو امیر الملک کی وفات سے ۱۵ سال قبل شائع ہوئی اس میں نواب صاحب نے اپنے خزانۃ الکتب کی جو فہرست زیب اوراق فرمائی ہے اس مضمون میں سے صرف علمائے یمن کے نوادر ارباب ذوق کے لئے جمع کئے جاتے ہیں

اور حصول مخطوطات کے وسائل

اٹھائیس حضرات۔ ناقدین فن کی یہ جماعت ہے جو ہندوستان اور عربی ممالک سے امیر الملک کے ذوق کے مطابق نوادر (کتب) فراہم کرتی ہے ان سفراء (کرام سبر دہ) کے ناموں کا اعادہ بھی سبب برکت ہوگا جو ایسی نادر مہم پر مامور ہیں۔

۱۔ الشیخ احمد الشرقی النجدی۔

۲۔ الشیخ حسین بن محسن الخزرجی الانصاری الیمنی (استاد امیر الملک)۔

۳۔ الشیخ العلامۃ عبد اللہ بن راشد النجدی۔

۴۔ الشیخ العارف باللہ عبد اللہ الصوفی المہاجر نزیل مکۃ المکرمۃ۔

۵۔ الفقیہ العلامۃ یوسف بن المبارک حسین الشافعی الاشعری الیمنی۔

۶۔ الشیخ ابو بکر المطوف المکی۔

۷۔ الشیخ محمد بن عبد اللہ حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المکرمۃ۔

۸۔ الشیخ الادیب الکامل امین العلوانی نزیل مصر۔

۹۔ الشیخ التاجر عبد اللطیف البصری۔

۱۰۔ الشیخ العالم محمد عبد الکریم المدراسی

۱۱۔ الشیخ العالم محمد السورتی نزیل مکۃ المکرمۃ (تاجر کتب سورتی بمبئی)

۱۲۔ مولانا علی عباس چڑیا کوٹی ۱۳۔ قاضی طلا محمد خاں پشاوری[1]

---

[1] جہاں تک میرا اندازہ ہے مولانا قاضی طلا محمد خاں مخطوطات کے حصول میں حضرت نواب صاحب کے سفیر نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔ (مصنف توجہانی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا قاضی طلا محمد خاں کا ذکر خیر | قاضی طلا محمد خاں مرحوم کا تذکرہ ابھی تک کسی علمی محفل میں نہیں سنا یا گیا۔ قاضی امیر محمد مرحوم ڈسٹرکٹ سشن جج پشاور آپ کے قرابت دار تھے۔ قاضی صاحب (طلا محمد خاں) ایک بڑے منصب پر فائز تھے اور صرف بربنائے خلوص و یگانگت امیر الملک کے زمرۂ مادحین میں منسلک تھے۔ حضرت نواب صاحبؒ کی بیشتر کتابوں پر آپ کے مدحیہ قصائد ہیں۔ ان کی شاعری سراسر نصرت سنت پر دال ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایجاب و قبول سنت کے دھارے بشاشت قلب سے ابل رہے ہیں۔ از اں جملہ!

اہل توحید چو تحقیق سخن درگیرند — خس و خاشاک شک از عین یقین برگیرند
رونق کار خود از حضرت قرآن جویند — شاہد دین خود از قول پیمبر گیرند
ہر بیانے کہ بود سادہ ز توقیع حدیث — در کف اہل ہوا نقش مزور گیرند
در محاذات نصوص این ہمہ تکلیف قیاس — نادرست و عبث و واہی و منکر گیرند
دیدہ از فقہ منزل چو منور سازند — خاطر از فقہ محرف ہمگی برگیرند
مجتہد گاہ مصیب است گہے خاطی لیک — ہر چہ قدوے نہ خطا حکم پیمبر گیرند
آنچہ منحوت خیال است و مخالف بنصوص — اہل دل ور حرم دین بت اکبر گیرند
ہر چہ آنرا نبود مستند از قول رسولؐ — گرچہ فتوائے امام است کہ ابتر گیرند
اہل تحقیق کجا مائل رائید و قیاس — شہسواران نہ چنیں صید محقر گیرند
سنت مصطفوی درگہ صدق ست و صفا — کار اہل دل ہمہ توفیق از اں در گیرند
حبذا بارگہ علم کہ ارباب نظر — خاک آں کوئے بہ اکسیر برابر گیرند
کار بندان قضا ہر کہ شود خاک درش — چوں طلا کار ورا یکسرہ در زر گیرند
اے خوشا قوم کہ اندر رہ دیں گاہ سلوک — از احادیث نبی مرشد و رہبر گیرند
در مقامے کہ سخنہا رود از علم و عمل — ہر چہ آں غیر حدیث است نہ درخور گیرند
متن و مضمون احادیث بہ تبدیل روات — چوں مکرر شود آں قند مکرر گیرند
علم دین جملہ عزیز است ولے اہل وفا — از احادیث نبی راحت دیگر گیرند
سنتے زندہ نمائند دریں عصر و پس — اجر صد خون شہید انہ در داور گیرند

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ناگزیر آمدہ برحق طلبان علم حدیث
شب تاراست بگو شمع منور گیرند

ہر کجا حرفِ قیاس است چو صرصر بجہند
ہر کجا قولِ رسول آمدہ لنگر گیرند

بے شعوراں کہ برآراو قیاسات تنند
کودکانند کہ اوراقِ مصوّر گیرند

باغِ فردوس برآں قوم مباح است آنکہ خوش
روشِ راستی از قولِ پیمبر گیرند

از صحیحین و موطائے امام مالک
سننِ مصطفویؐ بہرِ عمل برگیرند

ترمذی گرچہ بود قافلہ سالارِ ہدیٰ
در جزالت ز صحیحین مؤخر گیرند

بعد ازاں شیخ نسائی و ابوداؤد داند
ہر دو را در صفِ تقویٰ سرو سرور گیرند

غیر ذٰلک ز کتب آں چہ در آثارِ رسولؐ
آمدہ بر سرِ تسلیم چو افسر گیرند

زینت دوحۂ ایماں بود از طائفہ
کہ قدم بر اثر شافعِ محشر گیرند

سوئے توحید گرایند باخلاص و پس
جز ... قدس علی نعمِ ابی ذرؓ گیرند

قدوۂ اہل زماں حضرت صدیق حسن
کہ ملائک سبق فکر تش از بر گیرند

کلمۂ طیبہ اش رفتہ بگردوں چنداں
کہ ز اطیار اولی اجنحہ شہپر گیرند

جنبش ساخت کہ درازم گہہ اہل فساد [1]
اہلِ حق در دمِ ہیجا بخود اسپر گیرند

بکشا ... کردہ ... علما
یک بیک بز فلک معرفت اختر گیرند

اے ... از ... درستی و سداد
اہلِ خبرت ہمہ از طبع تو مسطر گیرند

اے ... روحِ قدس یاور تو
باوست اہلِ یقین ناصر و یاور گیرند

مر ترا از سرِ تعظیم معزز دانند
مر ترا در صفِ ابرار مُوَقّر گیرند [2]

جناب مولانا محمد شمس الحق عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء) نے قاضی صاحب کا منظوم تذکرہ (اپنی عربی تالیف) "المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف" میں درج فرمایا ہے۔

---

[1] اشارہ بسوئے کتاب الجنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ مؤلفہ امیر الملک [2] اتحاف النبلاء ص ۴۹ الجنتہ پر منظوم تقریظ

[3] مولانا شمس الحق عظیم آبادی؛ اصل وطن موضع ڈیانواں ضلع پٹنہ ہے، شیخ الکل سیدنا محمد نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد ہیں، سنن ابوداؤد کی مشہور شرح عون المعبود (عربی) کے مصنف ہیں یہ کتاب

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(ترجمہ) آپ احمد شاہ ابدالی کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے ایک صاحبزادے (محمد اسلم) ڈپٹی کمشنر اور دوسرے (عبدالکریم) افاغنہ میں قاضی القضاۃ تھے۔ ایک برادر زادہ (خان عبدالقادر) امیر شیر علی والیٔ کابل کے وزیر تھے۔ قاضی صاحب نے سنہ ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۲ء میں انتقال فرمایا" (المکتوب اللطیف مطبوعہ دہلی ص ۲۱)

امیر الملک کے بقیہ سفیروں کے نام۔

۱۴۔ الشیخ محمد فارس نزیل القسطنطنیہ۔

۱۵۔ مولانا الشیخ محمد بن احمد الاہدل۔

۱۶۔ الشیخ علی ہارون رئیس الحدیدہ

۱۷۔ الشیخ المحدث محمد بن عبداللہ الزورک صائم الدہر القدیمی الحسینی۔

۱۸۔ الشیخ الفاضل مولانا داؤد بن عبدالرحمٰن۔

۱۹۔ الامام العلامۃ مولانا الشیخ امین بن عبدالقادر بن علی البجر صاحب بلدۃ بیت الفقیہ بن العجیل

۲۰۔ مولانا الشیخ سلیمان بن محمد عبدالرحمان الاہدل۔

۲۱۔ الشیخ الصالح العالم احمد بن ابراہیم بن عیلی المشرقی۔

۲۲۔ الامام المحدث مولانا سید محمد بن احمد بن عبدالباری الاہدل۔

۲۳۔ الشیخ العلام العالم بن محمد سالم عائش۔

۲۴۔ الشیخ العارف الاداب محمد بن علی بن عبدالوہاب صائم الدہر۔

۲۵۔ الشیخ العالم الصالح سلیمان محمود۔

۲۶۔ الشیخ محمد سعید الدین الانصاری الیمنی۔

۲۷۔ العلامۃ الفقیہ السید محمد الکتبی المکی

۲۸۔ الحکیم المولوی محمد معز الدین الخالص فوری[1] من حکمائے دارالریاستہ البھوپالیہ۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ) چار جلدوں میں چھپی۔ مولانائے ممدوح نے ابوداؤد کی دوسری اور مبسوط شرح غایۃ المقصود کے نام سے کی، جس کا پہلا جزو ۲۰۰ صفحات بڑے سائز پر دہلی مطبع انصاری میں شائع ہوا جس پر تاریخ اشاعت درج نہیں، اور باقی مبیضہ کے متعلق دو مختلف روایات ہیں۔ (الف) مصنف کے صاحبزادے حکیم محمد ادریس صاحب سے (باقی نوٹ صفحہ پر)

[1] خالص پور شاید صوبہ بہار کی کوئی بستی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مخطوطات کے متعلق ان سفیروں کی اطلاعیں آتیں جن پر امیر الملک اپنا عندیہ لکھتے مثلاً "فتح الباری" کا معاملہ ہے۔ اس کے فاتح آپ کے شیخ (حدیث) علامہ حسین بن محسن (الانصاری) ہیں جو ایک خط میں امیر الملک کی خدمت میں ایک مکتوب گرامی کے جواب میں یہ بشارت ان لفظوں میں تحریر فرماتے ہیں۔

وصل خط بکم المصحوب بارسال خمس مایة روبیة کنایة عن مائتین وتسعة وعشرین ریالا وحال وصول ذلك انا ارسلنا البرید بالاجرة لاشتراء فتح الباری وان شاء الله یحصل ویصل به الحقیر الی جنابکم[1]

اور دوسرے گرامی نامہ میں رقم فرمایا۔

"..... بعد اهداء مزید السلام وانهاء الشوق والغرام مما نفصیه الجناب واسع الرحاب بان ظفرکم الله بحصول "فتح الباری" مع المقدمة فهذا من العنایات الربانیة وکان وصوله بعد الیأس منه وهی نسخة صحیحة فیها جزءان بخط الامام احمد بن علان بقلمه الشریف وهی نسخة اولاد الفقیه عمر[2] السندی یعرفها القاضی زین[3] العابدین وحکیم محمد احسن[4] اعطی فیها العام الماضی مائة و خمسین ریالاً فلم یرض صاحبها وقد سخر الله بعد الیأس وثمنت علینا الحساد من کل ناحیة وقد قبضنا منه سبعة مجلدات والباقی یحصل ان شاء الله یوما هذا او بعده[5]"

(اور اس عالم علم و حکمت میں فتح الباری شرح صحیح البخاری کی طبع اول کا شرف بھی

(حاشیہ بقیہ صفحہ) مولانا خلیل احمد دیوبندی سہارنپوری نے خرید لیا۔

(ب) حکیم محمد ادریس صاحب نے خدا بخش خاں لائبریری میں منتقل کر دیا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] العلم الخفاق ص۵۲ [2] ان کے حالات تذکروں میں نہیں مل سکے۔

[3] العلم الخفاق ص۵۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نواب صدیق حسن خاں ہی کے لئے مقدر تھا۔[1]

وازاں جملہ (شیخ حسین ممدوح) امام شوکانیؒ کی دو اور کتابوں کی اطلاع رقم فرماتے ہیں۔

"...... والمجلد الاول من فتاوی الشوکانی وشرح[2] تنقیح الانظار

ان شاء اللہ یحصلان ......

وازاں جملہ "الدرر الفاخرۃ" کی بشارت پر (شیخ حسینؒ) موصوف رقم طراز ہیں۔

وظفرنا بکتاب من کتب الامام الشوکانی اسمہ "الدرر الفاخرۃ

الشاملۃ لسعادۃ الدنیا والاخرۃ"

کتاب لایوجد لہ نظیر ولو یسمع بمثلہ وبعد شرائنا ظھر صیتہ

وارتفع قدرہ ..... حررہ یوم الاثنین سابع محرم الحرام سنۃ ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء

(منقول از العلم الخفاق من علم الاشتقاق ص ۵۵، ۵۶)

اور شیخ ممدوح (علامہ حسین بن محسن الانصاری) ۲۱۔ ربیع الاول ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء کے گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

معرفۃ الکتب التی حصلت بعون اللہ عزوجل۔

۱۔ زاد المعاد (لابن القیمؒ) ۱ مجلد

۲۔ مجمع الزوائد للحافظ الھیثمی ۔ ۷ مجلد۔

۳۔ ضوء النھار علی الاظھار للسید الجلال ۔ ۲ مجلد۔

۴۔ منحۃ الغفار علی ضوء النھار لسید محمد الامیر مجلد ۔ ۲

۵۔ الدرر الفاخرۃ للشوکانی ۔ ۱ مجلد۔

۶۔ شرح تنقیح الانظار للسید محمد الامیر (صاحب سبل السلام)

---

[1] حضرت نواب صاحب قدس اللہ سرہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔ فتح الباریؒ کہ کامل نسخہ اس کا اقلیم ہند میں دیکھا نہ گیا تھا چھ سو روپیہ کلدار کو حدیدہ سے خرید کیا پھر اسی نسخہ سے بصرف پچاس ہزار روپیہ دوسرا نسخہ مصر مطبع بولاق میں طبع کرایا۔ اب نسخہ مطبوعہ مصر سے مطابع اہل ہند میں کتاب مذکور طبع ہو رہی ہے (ابقاء المنن ص ۲۲)

[2] اس کا نام توضیح الافکار ہے مصنفہ صاحب سبل السلام یہ کتاب مع متن تنقیح الانظار حال میں مصر میں طبع ہو گئی ہے وللہ الحمد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ شرح العمدۃ لابن دقیق العید مع حاشیتها للسید الامیر۔ ۴ مجلد

۸۔ العدۃ للسید محمد الامیر بخط ولد المصنف جلد ۱ (نصف اوّل)

۹۔ فتح الرحمان فیما اشکل من آیات القرآن للقاضی زکریا انصاری مجلد ۱

۱۰۔ طوق الحمامۃ شرح العقیدۃ البسامۃ۔ ۲ مجلد

۱۱۔ کتاب نزھۃ الناظرین فیمن ولی مصر من الخلفاء والسلاطین للشیخ مرعی

۱۲۔ کتاب السیاسۃ للقلعی ..... مجلد

۱۳۔ کتاب فی الادب ما وقع من الغلط لشعراء العرب مع الشرح مجلد ۱

۱۴۔ فلک القاموس۔

۱۵۔ ترجمۃ صاحب العواصم والقواصم مع تلخیص خلاصۃ ما فی العواصم تلخیصاً حسنا لحفید صاحب العواصم ..... کرسنین

۱۶۔ تکملۃ فتاوی الشوکانی ..... مجلد ۱

۱۷۔ المنهج السوی للسید عبد الرحمان۔

حصول کتب کے اور طریقے | امیر الملک فرماتے ہیں۔

"اور کچھ کتب بصرہ اور بغداد وغیرہما سے بلا طلب آگئیں۔ لوگوں نے شوق میرا طرف علوم قرآن وحدیث کے بلاد دور دست میں سن کر واسطے فروخت کے بھیج دیں۔ اور حیثیت سے زیادہ قیمت ان کی لی۔ میں نے بھی دیدہ ودانستہ کمال شغف سے ان کو خرید کیا ؎

جمادے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ بسے ارزاں خریدم

اسی طرح ایک مقدار کثیر تالیفات ابن حجر عسقلانی و ذہبی و شعرانی و منذری و سفارینی و شیخ الاسلام ابن تیمیہ، حافظ ابن القیم و ابن رجب حنبلی و ابن الجوزی و سیوطی و ائمہ یمن وغیرہم من الجمع الجم کا نزدیک میرے فراہم ہے۔ خصوصاً تالیفات سید محمد بن اسمٰعیل امیر و قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہما رضی اللہ عنہم اجمعین"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"یہ کتب مثل کبریت احمر و عنقائے مغرب کے اس وقت دنیا سے مفقود ہیں ایک قسط عظیم مبالغ ضخیم کا ان پر صرف ہو گیا ہے جس کی تعداد آلاف انوف سے زیادہ ہے اور میں نے ان سب اسفارِ برکت آثار سے نفع حاصل کیا ولله الحمد (اتقاء المنن صفحہ ۲۲)

امیر الملک کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں امیر الملک بھی اس شوق میں بعض عسیر الحصول نوادر عاربتاً لے کر اپنے قلم سے نقل فرماتے یہ اتفاق زیادہ تر سفر جہاز میں ہوا، ان تقریبات کا تذکرہ امیر الملک کی زبانِ خامہ سے سنئے۔

(۱) "منظومة فی العمل بالحدیث للشیخ الامام محمد بن سعید صفر المدانی اوله نظم

الحمد لله عظیم الشان من انزل القرآن ذا المثانی

مجموعۂ ابیاتش یک صد و یک بیت است و فقیر از خط مؤلف آنرا نقل کردہ" (اتحاف النبلاء ص[۲۱])

(۲) "الصارم المنکی علی نحر ابن السبکی للامام المحقق محمد بن احمد بن عبد الهادی بندۂ عاجز آنرا در سنہ ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء ہمراہ در سفر مبارک حج بر مرکب ہوائی از بمبئی تا جدہ بخط خود از اول تا آخر نوشتہ و استفادہ و استفاضۂ تمام از وے حاصل نمودہ ولله الحمد" (اتحاف النبلا ص[۱۰۳])

(۳) الکافیة الشافیة فی الانتصار للفرقة الناجیة (مؤلفہ امام ابن القیم جو قصیدۂ نونیہ کے نام سے مشہور ہے)

"ولقد نقلت هذا الکتاب بخطی لنفسی ولاولادی ولمن اخلفه من بعدی ولله الحمد" اتحاف النبلاء ص[۱۲۱]

(۴) "مسند الدارمی" وهو ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن بهرام الدارمی السمرقندی م ۲۵۵ھ / ۸۶۸ء ۔۔۔۔

وایں مسند در ہند مثل عزیز الوجود بلکہ معدوم است کاتب حروف در

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۲۸۶ھ ۱۸۶۹ء نسخہ ازاں در مکۂ معظمہ منجملہ کتب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی یافت بشغف تمام مستعار گرفتہ، نقل آں بخط خود گرفت۔ ابتدائے کتابت در مکۂ معظمہ بود و قدرے در حدیدہ (بحائے مہملہ) و قدرے در جدّہ (بجیم) و باقی در دریائے شور بر مرکب ہوائی نوشت تا آنکہ بحمدہ تعالےٰ پیش از رسیدن تا باب سکندر تمام گردید۔ ایں نسخہ پیش بندہ موجود است و معلوم نیست کہ جائے دیگر از ہند بلکہ حرمین باشد زیراکہ با وجود تفحص بسیار جز اصلی ایں نسخہ نقلے دیگر یافتہ نشد و در ہند نیز ہمیں یک نسخہ نزد شاہ صاحب (شاہ ولی اللہ) بود پس ہست للہ الحمد والمنۃ" (اتحاف النبلاء ص۱۲۵)

اسی نسخہ کے مطابق مطبع نظامی دہلی مرحوم میں (مسند دارمی) طبع ہوئی بسعی واعانت امیر الملک جس کے بعد ۱۳۴۹ھ ۱۹۳۵ء میں مطبعۃ الاعتدال دمشق نے اسے طبع کیا، آخر الذکر دو متوسط مجلدات میں ہے، اور ہندی نسخہ کتب احادیث کی عام قطع پر مگر نایاب ہو گیا ہے۔

سید امیر محمد بن اسمٰعیل یمانی کے یہ تین رسائل نقل کیے۔

۵۔ صحۃ الصلوٰۃ المفترض خلف المتنفل "وقد نقلتہا فی المرکب ۱۲ شوال ۱۲۸۵ھ ۱۸۶۸ء ما بین الحدیدۃ والجدۃ فی سفر الحج" (اتحاف النبلاء ص۴۴)

۶۔ " فوائد النظر فی مصطلح اہل الاثر (نخبۃ الفکر پر تعلیق) "فقیر آں را بخط خود نوشتہ" (اتحاف النبلاء ص۱۸۱)

۷۔ " الیواقیت فی المواقیت" .... "فقیر آنرا ما بین حدیدہ وجدہ در مرکب خود بدست خویش نقل گرفتہ و چہارم شوال ۱۲۸۵ھ ۱۸۶۸ء از کتابتش فارغ گشت۔ (اتحاف النبلاء ص۱۸۶)

امیر الملک نے سید امیر ممدوح کے کئی اور چھوٹے چھوٹے رسائل بھی اپنے قلم سے نقل فرمائے۔

نواب صاحب کے ہاتھ سے نقل کردہ کتابوں میں الصارم المنکی۔ جواب ہے شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام کا جس کا اردو ترجمہ مولانا محمد عز الدین میاں صاحب پھلواری ندوی سابق خطیب شاہی مسجد لاہور نے بنام "کشف الظلام فی ترجمۃ شفاء السقام" فرمادیا ہے، دونوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتابیں مانی الباب معرکتہ الآراہیں ، در اثبات منع و وجوب زیارت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہی مسئلہ تو ہے جس کی پاداش میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ محبوس زنداں ہوئے " شفاء السقام " قاضی سبکی اور اس کا جواب ابن عبدالہادی شاگرد ابن تیمیہ کی تالیف ہے[۵] (والتفصیل فی مقام آخر)

اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ امیر الملک نے جہاز ہی میں " الصارم المنکی " اپنے قلم سے نقل فرمائی ۔ اس کے بعد ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ۔

" پھر حدیدہ پہنچ کر اٹھارہویں دن مقام ہوا ، وہاں بیس پچیس رسائل سید محمد بن اسمٰعیل امیر وغیرہم کے اپنے ہاتھ سے نقل کئے ۔"

" پھر میقات ومنیٰ میں بوقت فرصت کتابت کی ۔ پھر وقت واپسی کے جہاز میں سنن دارمی لکھی ، یہ نسخہ شاہ ولی اللہ دہلوی کا تھا ۔ میرزا امیر بیگ سلمہ داماد مولوی محمد یعقوب صاحب مہاجر مکی سے واسطے نقل کے مستعار لیا تھا پھر بھوپال سے واپس کر دیا ، اس سے جا بجا تصحیح شاہ صاحب کی ان کے قلم سے ثبت تھی ، اس نسخہ کی نقل ہندوستان میں مطبع نظامی طبع ہوئی اور بہت سی کتب نفیسہ سلف و خلاف صالحین حدیدہ و حرمین شریفین میں خرید کئے ۔ کتاب السیاسۃ الشرعیہ مکہ معظمہ میں نقل کی ۔ یہ رسائل اب تک کتب خانہ میں موجود ہیں ۔"

" قصہ سفر حج کا رسالہ رحلۃ الصدیق الی بیت العتیق ، کتاب اتحاف النبلاء میں مفصلاً مرقوم ہے ۔" (ابقاء المنن مؤلفہ امیر الملک ص ۱۰۵)

(باقی)

---

[۴] یہ نفیس اور محققانہ کتاب مصر میں طبع ہو کر آج کل پھر نایاب ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ شفاء السقام اور الصارم المنکی کے تقابلی مطالعہ کرنے سے آخر الذکر کتاب کا جوہر کھلتا ہے ۔　[۵] یہ امام ابن تیمیہ کی تصنیف ہے ۔ مصر میں طبع ہونے کے بعد اردو میں بھی آ چکی ہے ۔

© rasailojaraid.com